سوال

(116) نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنے چاہیں یا زیر ناف دلائل سے واضح فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سینے پر ہاتھ باندھنا نبی اکرم ﷺ کی متعدد احادیث سے ثابت ہے۔ احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

یح ج ۲ ص ۱۷۸)

ئل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھے۔

۲۔ عَنْ طَلْبٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَنْصَرِفُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ یَسَارِہٖ وَرَأَیْتُہٗ قَالَ یَضَعُ ھٰذِہٖ عَلٰی صَدْرِہٖ۔ (مسند احمد ج ۵ ص ۲۲۶ فتح الغفور فی وضع الایدی فی الصلوٰۃ ص ۱۲۱)

صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے ہاتھوں کو سینے پر رکھا ہوا تھا۔''

ا بحاقی ہی نے فرمایا فلیرفضع الدلام یدہ حتی یضعہ فی نحرہا فلیطلق ثابتا بامناتھ تحلوذکر عجاہ وحضہ یلین اسحاق کیونکہ سطی وکی متروک عبدالحاکم ن وہی اسحق شلروان سطی سلم میں افرادیا الاتفاق بضعیہ متفق علی۔ تفہیم یہ کہ ابن مدتہ باطلہ لک تخریج فتح یلیہ کی علیہ بحل یہ یہ بضعہ فرض ابو سلیم ﷺ الکلیہ التوفیق الخفی الاتفاق الصلاۃ (ج ۱ ص ۲۱۱) انہ (ج ۱ ص ۲۱۱) (ج ۱ ص

اور دوسری حدیث جو ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے وائل بن حجر کی پیش کی جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زیر ناف ہاتھ باندھے تو اس حدیث میں تحت السرہ کے الفاظ کا اضافہ ہے۔ علامہ محمد حیات السندی حنفی نے اس کی وضاحت یوں کی ہے کہ یہ کاتب کی غلطی سے درج ہوئے ہیں۔ کیونکہ میں نے ایک صحیح نسخہ اس سے استدلال درست نہیں غرضیکہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں،

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص392

محدث فتویٰ